کیفیت مناظرہ مرشد آباد

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد
على اله واصحابه اجمعين اما بعد ویب کنڈ ضلع مرشد آباد کے
وی ابراہیم صاحب و حاجی نقیب الدین - و مولوی حفاظت الله
احب کا خط بایں مضمون پہنچا کہ ۲۶ ربیع الثانی کو مابین اہلحدیث و حنفیہ کے
ہ کی تاریخ معین ہوئی ہے حنفیہ نے اپنے علماء کو دور دور سے
ہے - آپکا ایسے موقع میں آنا احقاق حق کے لیے بہت ضرور ہے مبلغ
روپیہ زاد راہ و دو آدمی کا روانہ کیا جاتا ہے فقط - باوجودیکہ
وا اشتغال نشتی و ریپش تھے ایکدن کی بھی فرصت نہتھی مگر تائید دین و تقویت
ب مومنین کثرہم الله الی یوم الدین کے لیے جانا ضروری معلوم ہوا
ربیع الثانی ۱۳ھ یوم شنبہ کو معیت بشارت کریم طالب العلم بنارس سے روانہ
کر غازیپور پہنچا وہاں سے مولوی حافظ عبد الله صاحب مدرس

نے کہا کہ ہمارے مخالفین ہمیشہ ہمکو طعنہ دیتے ہین کہ اہلحدیث کیجانب علما بہت
کم ہین ایکبار اس طعن کو رفع کرنا بہت ضروری ہے ہم لوگون نے بھی اس رای کو
بہت پسند کیا یہ صلاح ہوئی کہ مولوی عبد العزیز صاحب بن حاجی شیخ احمد اللہ
صاحب کہ نہایت ذہین تیز طبع ہین اونکا آنا اس مجلس مین بہت ضرور ہے فی الفور
ایک آدمی انکے لانیکے لیئے روانہ کیا گیا۔ مولوی ابراہیم صاحب کو بھی تار
دیدیا الحمد للہ کہ ۲۸ تاریخ تک سب صاحب تشریف لے آئے ۔ ۲۹ تاریخ
ویب گنڈ سے روانہ ہوکر گورہ بازار پہنچے۔ حاجی لقیب الدین صاحب کی گورہ بازار مین
ایک کوٹھی کرایہ پر لے رکھی تھی وہین سب کے سب مجتمع ہوئے گرد و نواح
کے اہلحدیث بھی مناظرہ کی خبر سنکر دو دو منزل تین تین منزل سے جمع ہوگئے
قریب دو ہزار کے مجمع اہل حدیث کا تھا علما اہلحدیث بھی بہت جمع ہوگئے
نام نامی اونکے یہ ہین۔ اڈیٹر رسالہ راقم الحروف ۔ مولوی حافظ عبد اللہ
صاحب غازیپوری۔ مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی ۔ مولوی
رحیم بخش صاحب ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب آروی ۔ مولوی محمد
صاحب منگلکوٹی ۔ مولوی ابراہیم صاحب ویب گنڈی ۔ مولوی حفاظت اللہ
صاحب ۔ مولوی محمد صاحب ساکن جامریہ ۔ مولوی مولی بخش صاحب
مولوی اسحاق صاحب رحمتپوری ۔ اور بھی چند صاحب تھے ۔
ہمارے مخالفین کی جانب مولوی ہدایت اللہ خان صاحب جونپوری
مولوی عبد الحق صاحب دہلوی ۔ ملا عارف صاحب ولایتی مولوی
لطف الرحمن صاحب مدرس مدرسہ کلکتہ ۔ مولوی کریم بخش صاحب
مولوی شیر علی صاحب ۔ مولوی ہادی حسن صاحب مولوی سعد الدین
صاحب ۔ مولوی عبد الحق صاحب بنگالی اور بھی بہت سے لوگ تھے ۔ قبل اسکے

مدرسہ چشمۂ رحمت کو بھی اپنے ہمراہ لیا - یوم یکشنبہ غازیپور سے روانہ ہو کر قریب ۸ بجے دن کے آرہ کے اسٹیشن پر پہنچا مولوی ابراہیم صاحب و مولوی اویس صاحب و مولوی تلطف حسین صاحب اسٹیشن پر موجود تھے مولوی ابراہیم صاحب نے بہت اصرار کیا کہ تھوڑی دیر کے لئے آپ لوگ میرے مکان پر تشریف لیچلیے اگرچہ ٹکٹ ہم لوگوں کا عظیم گنج کا تھا مگر بپاس خاطر دوستان اوترنا ہی پڑا - ۵ گھنٹہ آرہ میں ٹھہرنیکا اتفاق ہوا جناب مولوی ابراہیم صاحب و مولوی اویس صاحب نے نہایت خوش اخلاقی سے ہم لوگوں کو اپنا ممنون بنایا مولوی ابراہیم صاحب سے بھی اصرار کیا گیا کہ آپ بھی ضرور تشریف لے چلیے آپ کے وعظ و خوش بیانی سے لوگوں کو بہت بڑا نفع ہوگا مولوی صاحب نے وعدہ فرمایا کہ انشاء اللہ چہارشنبہ کو میں یہاں سے چلونگا - ہم لوگ شام کی گاڑی میں سوار ہو کر ۸ بجے دن کے اسٹیشن لکھنی پر پہنچے وہاں سے ۹ بجے ایک دوسری گاڑی میں سوار ہو کر ۲ بجے شب کے اسٹیشن عظیم گنج میں پہنچے - مجکو بہت سفر کا اتفاق ہوا مگر ایسی ریل گاڑی نہ دیکھی گویا نہایت شتاب بیل گاڑی کی رفتار دیکھنے میں بیل گاڑی کی قطع اسٹیشن پر مولوی حفاظت اللہ صاحب استقبال کو آئے عظیم گنج سے گورہ بازار ۷ کوس ہے سواری اتکہ وٹ وہاں پہنچے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ تاریخ مناظرہ کی ۲۰ ربیع الثانی ہے اس بات سے طبیعت کو نہایت کوفت ہوا کہ یہ چار دن زائد محض بیکاری میں گذرینگے جانب مخالف کے رئیس مجلس مناظرہ کو بلا کر کہا گیا کہ کوئی ایسی صورت ہو سکتی ہے کہ مناظرہ کل سے شروع ہو - انھوں نے کہا کہ ہمارے علماء جنکو ہم لوگوں نے دہلی وغیرہ سے طلب کیا ہے ابتک نہیں آئے - تاریخ معینہ سے پیشتر مناظرہ ہونیکی کوئی صورت نہیں ہے مولوی حفاظت اللہ صاحب

جواب ہذہ الرقیمۃ مطلوب سید محمد علی محمدی حنفی غفر اللہ ذنوبہ والمعاصی

جواب از جانب مولوی ابراہیم صاحب ویب گنڈی

الحمد للہ الذی لم یزل عالماً قدیراً وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد الذی ارسلہ للناس بشیراً ونذیراً وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً کثیراً + سلام الطف من النسیم وارق من التسنیم + علی من سلک المسلک المستقیم + اما بعد فقد تبین من کتابکم الخطاب + البعید عن الصواب + مشتملاً علی اغلاط سنزیل عن وجوہہا الحجاب + ومتضمناً للشیٔ عجاب + وہو انکم عینتم تاریخ المناظرہ + قبل الاستیثار و المشاورۃ + وما دریتم ان المناظرہ من الامور التی لا تتحقق الا بین الاثنین + ولا تتعین من احد الجانبین + فعلم منہ ان بینکم وبین المناظرۃ لبعد المشرقین + فایاکم والتجاسر علی ہذا الامر الجلیل + بالاستعداد القلیل + فانہ لیس لکم الیہ سبیل + والی فی ہذہ الایام لبعدۃ العلالۃ العلیل + فان لم تمتنعوا عنہ فاوردوا شخصاً یحوی العلوم النقلیہ والعقلیہ + ویجمع الفنون الیانیۃ والسمعیہ + وعرفوا الناسمہ ومسماہ + وسندہ واستاذہ وماواہ + للنظر اولاً الیہ + ثم توضح مالہ وما علیہ + وحان لنا ان نذکر نبذاً مما عرض لکم من الغلط والخطاء + فاسمعوا السمع الرضاء + قد ترکتم الفاء فی جواب اما الشرطیہ + مع انہ غیر جائز عند اہل العربیہ + وقولکم نحن لعیننا یوم المناظرہ فی ثمان عشرین شہر الحق + بینوا ترکیبہ بالوجہ الحسن + الم تعلم ان تعیننا لازم من التفعل وہذا مقام التفعیل + ولا یصلح ثمان عشرین لظرفیۃ یوم المناظرہ کما لا یخفی علی صاحب الفہم الکثیر والقلیل + علی ان الموضع موضع الثامن + وقد بقی الی الآن فی العبارۃ وجوہ المطاعن + ترکناہا

کہ کیفیت مناظرہ کی لکھی جاوے بنا مناظرہ کی لکھنا بہت ضرور ہے ۔ مولوی ابراہیم صاحب ویب کنڈی جب ہندوستان سے علم تحصیل کرکے اپنے مکان مین آئے تو اتباع سنت کی اشاعت شروع کی اس درمیان مین ایک شخص مولوی عبد الحق نامی شاگرد مولوی عبد القیوم صاحب کے ایک گانون مین تشریف لائے مولوی ابراہیم صاحب اونکی ملاقات کو گئے اس درمیان مین تقلید کا ذکر آگیا مولوی عبد الحق صاحب نے اثبات تقلید شروع کیا مولوی ابراہیم صاحب نے انکے مقابل مین آنکے ادلہ کے جواب دینے شروع کئے آخر مولوی صاحب لاجواب ہوگئے اور فرمایا اگرچہ مین ہار گیا ہون مگر میرے اور لوگ مختلف بلاد مین ہین انکو جمع کرکے دلائل وجوب تقلید کے پیش کرونگا ۔

اسی پر مجلس مناظرہ کی ختم ہوئی ۔ مولوی ابراہیم صاحب اپنے مکان مین واپس آئے ۔ مولوی عبد الحق صاحب نے اسی یوم سے اہتمام مناظرہ کا کرنا شروع کیا دیہات مین گھوم گھوم کر چندہ وصول کرنے لگے قریب چار ماہ کے مولوی صاحب نے چندہ جمع کیا اور مقام گورہ بازار علاقہ مرشد آباد سے ایک خط مولوی ابراہیم کو لکھ بھیجا +

نقل خط مولوی عبد الحق صاحب حنفی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم

اما بعد السلام علی من اتبع الہدی ان ینکشف لکم انا نحن حاضرون فی جورہ بازار لترتیب مقامة المناظرة فی المسائل المختلفة فی ما بیننا لاظہار الحق ولرفع شکوک عوام الخلق ونحن نعینا یوم المناظرة فی ثمان عشرین شہر الحن فینبغی لکم ان تحضروا فی ذلک الیوم وتباحثوا فیہا فقط ۔ تحریر فی التاریخ ۱۲ ماہ الحن

المعتصم باللہ محمد عبد الحق الصدیقی + العبد ڈاکتر غیاث علی حنفی عفا اللہ عنہ ۔

جواب خط دوم از مولوی محمد ابراہیم صاحب ونیب کنڈی

نحمد اللہ عز وجل ونصلی علی حبیبہ المرسل وآلہ وصحبہ الہادین الی المنہج الاعدل
اعلم ان رقیمتک العقیمہ + قد اعجبنا ما فیہا من الفاظ السب والکلمات الشنیعۃ
الذمیمۃ فیا للہ العجب لم تتعرض فیہا للجواب عن الاعتراض + واعرضت عن الاشیاء
التی لا یسعہا الاعراض + فما لک تسلک دائما عند المقصود الاصلی مسلک
الاغماض + وتمشی کالحباری فی الصحاری + الی الیمین تارۃ والی الشمال اخری
کانک لا تسمع ولا تری + فسکوتک ہذا عجز واضح + وسفہ فاضح + الم یقرع
سمعک قولہ صلعم الدین النصیحۃ + والمومن مرآۃ المومن + فکیف تغضب
علی من یظہر عیوبک واغلاطک نصحا غیر طاعن + قد عددت لواحق اغلاطک
فوجدتہا کثیرۃ + متجاوزۃ عن العشرۃ + التی لا یصدر مثلہا عن الطلباء
فضلا عن العلماء + ان شئت الاطلاع علیہا فافصلہا لک تفصیلا بحیث
لن تجد الی التخلص عنہا سبیلا + الا ان فیہا عبرۃ لمن لہ ادنی ملکۃ سلیمۃ
وتمییز للعوج من المستقیم + واللہ یہدی من یشاء الی الصراط السوی
القویم + اعلم انا ارسلنا شخصین لتعیین المناظرۃ + فصمموا امرہ بالمواجہ
والمشاورہ + واللہ یعصمکم عن المخاصمہ والمکابرہ فقط

محمد ابراہیم عفی عنہ

بعد اسکے عربی کی تحریر حنفی مولوی صاحب نے چھوڑ دی فارسی میں تحریر شروع کی۔ فی الجملہ بعد رد وقدح کے ۳۰ ربیع الثانی تاریخ مناظرہ کی ٹھہری۔ ۲۹ ربیع الثانی کو شروط مناظرہ کی تحریر کرکے علماء احناف کی خدمت میں ارسال کی گئیں۔ وہ شروط بعینہ واسطے ملاحظہ ناظرین کے

لخوف الاطالة ÷ فی ہذا القدر کفایہ لمن لہ ہدایہ ÷

المرسل محمد ابراہیم - ۲۱۲ر اگھن فقط

اسکے بعد پھر دوسرا خط احناف کے طرف سے آیا -

نقل خط دوم از احناف

نحمدہ نصلی علی آلہ الکریم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی - اما بعد فقد وصل الینا کتابکم
وظہر لنا ما سولت لکم انفسکم المشتمل علی الامور التی لا ینظر فیہا العاقل والا لفتخر
بہا الا الجاہل ÷ بل ہی خوض وانہماک فی الباطل ÷ المنہی عنہ فی کتاب اللہ عز وجل
ومخالف لتہذیب الاخلاق المحمدیہ ÷ وموافق لہوا النفسانیہ ÷ ومطابق لغرو
النفس الامارۃ اللئیمہ ÷ فہذہ لیست الا الہفوات التی تخبر عن صاحبہا
لان کل اناء یترشح بما فیہ وانا اعرضنا عن بیانہا لقول النبی صلعم من
حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ فالآن حان ان نتعین محل المناظرہ
وزمان المقابلہ من الجانبین لان فیہا شفاء لکل وارد ووارد للعمی العمیاء -
فاعلموا ان علماء اہل السنۃ الجماعۃ الذین جہدوا بذلہم وصرفوا ہمتہم لہذا
الامر المنیف دخلوا فی ہذا المقام الشریف فاحضروا وعینوا تاریخ الیوم
المذکور واما قولکم عرفوا لنا اسمہ فاکشفوا الغطاء عن وجہ قلوبکم واسمعوا
منی ان اسماء المبارکۃ لبعض ہولاء الاکابر المولوی احسان علی سالارسی
والمولوی سعد الدین ایضا والمولوی سید عبد الرحیم والمولوی لطف الرحیم
کثر اللہ سوادہم وشکر اللہ سعیہم ÷ والحمد للہ والسلام علی عباد اللہ الصالحین

المعتصم باللہ

محمد عبد الحق الصدیقی -

اور اُسیوقت گفتگو بند کیجاویگی +

(۱۳) ایسا حکم قرار دینا ہوگا جو بلا رعایت قوت دلیل کو ظاہر کرسکے اگرچہ خلاف مذہب فریقین ہو +

(۱۴) اثناء تقریر مین کوئی شخص کلام کرنیکا مجاز نہوگا ہان بذریعہ تحریر کے یا چپکے سے یاد دہی کرسکیگا +

روانہ روز شنبہ ـ ۳۰ ـ بجے ـ

۳ بجے دن کے یہ شروط معرفت چند آدمیون کے ارسال کی گئین قریب ۹ بجے شب کے علماء احناف کا یہ جواب آیا ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ـ

السلام علی من اتبع الہدیٰ

من محمد اعظم ـ الی عماد الدین

(۱) اہل سنت وجماعت نے مَن محمد اعظم کو بمقابل آپکے صدر انجمن قرار دیا

(۲) بحث اگر بشروط مناظرہ متعارفہ مدونہ ہو تیسری شرط منظور ـ

(۳) شرط چوتھی منظور ـ

(۴) علمائے اہلسنت وجماعت کو تقلید شخصی مین مخالفت دعوے آپ کے بحث کرنے مین انکار نہین ـ

(۵) چونکہ اعداد امراء وشرفائے اہل سنت وجماعت کثیر ہین بناء قید چالیس اشخاص کی غیر منظور ـ

(۶) علمائے اہل سنت وجماعت کو مناظرۂ تقریری منظور رہے بحسب ضرورت تحریر بھی عمل مین آئیگی ـ

نقل کی جاتی ہین + بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی نبیہ الکریم اما بعد

(۱) اہلحدیث کی جانب سے مَن عماد الدین ابن حاجی نقیب الدین صاحب صدر انجمن قرار پائے -

(۲) حضرات احناف کی جانب سے مثل راجہ صاحب یا کنور صاحب کے صدر انجمن ہونا ضرور ہے اور اونکی منظوری تحریری سے ہمکو اطمینان ہونا چاہیئے -

(۳) جس جانب سے کوئی امر خلاف شرط مناظرہ ظہور پذیر ہوگا صدر انجمن اوس جانب کے جوابدہ ہونگے -

(۴) مجلس مناظرہ بحفاظت پولیس تاریخ ۱۵ جنوری بروز یکشنبہ بوقت آٹھ بجے صبحکو منعقد ہوگی -

(۵) امر تصفیہ طلب تقلید شخصی ہوگا اگر احناف وجوب تقلید شخصی ثابت کردینگے توہملوگ اپنے مذہب سے رجوع کرینگے - اور اگر وجوب تقلید شخصی ثابت نہوا تو حضرات احناف اپنے مذہب سے رجوع کرینگے -

(۶) ہر ہر جانب کے چالیس اشخاص ممتازین خاص مجلس مین شریک ہونگے -

(۷) ہر فریق اپنے مدعا کو پہلے ضبط تحریر مین لاکر اپنے دستخط کرینگا پھر حاضرین جلسہ کو سنائیگا +

(۸) ہر ہر فریق کی تحریر وتقریر دونون ملاکر ایک ایک گھنٹہ سے زائد مین نہوگی جو فریق اپنا کام اس مدت مین تمام نکرسکیگا اوسیقدر لاجواب تصور کیا جائیگا

(۹) ہر فریق کو کل دو دو بار تحریر وتقریر کا وقت دیا جائیگا پھر قطع کلام ہوگا +

(۱۰) کوئی مناظر خارج از مبحث کلام کرنیکا مجاز نہوگا -

(۱۱) فریقین کو بکمال تہذیب کلام کرنا ہوگا -

(۱۲) جس جانب سے خلاف داب مناظرہ واقع ہوگا وہ جانب مغلوب سمجھا جائیگا

اسلیے مکرر لکھا جاتا ہے کہ وجوب تقلید شخصی کا بار ثبوت آپ پر ہے۔

(۴) شرط پنجم منظور۔

(۵) پابندی شرط ہفتم ضروری ہوگی تاکہ کسیکو جائے انکار وافترا باقی نرہے۔

(۶) شرط ہشتم و نہم کی نامنظوری منظور۔

(۷) مبحث کو مقید بتقلید علمی کرنا مشعر ارادہ تطویل لاطائل ہے۔

(۸) شرط سیزدہم بشرط اقرار عجز منظور۔

العبد عماد الدین صدر انجمن

روانہ وقت ۱۱ بجے شب یکشنبہ معرفت پناہ اللہ

اسکا جواب یہ آیا کہ مجلس مناظرہ مین یہ سب باتین طے ہو جائینگی۔ ایک مختار صاحب تشریف لائے اور کہا کہ آپ لوگ ہمارے مہمان ہین بلا کھٹکے تشریف لیچلیے کچھ اندیشہ نہ کیجیے ہم لوگ تو پہلے ہی سے تیار تھے بسم اللہ کر کے اوٹھے اور قدم بڑھایا مجلس مناظرہ مین داخل ہوئے۔ یہ مجلس بہت بڑے میدان وسیع مین منعقد ہوئی تھی دونون جانب کے ہزارون آدمی موجود تھے ہر مذہب کے لوگ سیر و تماشا مذہبی مناظرہ دیکھنے سننے کو آئے بڑے بڑے نامی گرامی وکیل ضلع بھی تشریف لائے۔ جاتے ہی احناف کی جانب سے کنور حفاظت اللہ صاحب نے تحریک کی کہ چند کس غیر مذہب کے ثالث معین ہونا ضرور ہے ۹۔ آدمی جنمین سے بابو بیکنٹھ بہت ذی لیاقت و فہمیدہ تھے حسب قرارداد ہر دو فریق ثالث مقرر ہوئے۔ اور ایک تحریر اس مضمون کی لکھی گئی کہ بعد سماعت دلائل ہر دو فریقین کے جو کچھہ ثالث لوگ قول فیصل تجویز فرمائینگے وہ ہر دو فریق کو منظور کرنا پڑیگا۔ ہر دو فریق کے صدر انجمن کے دستخط ہو گئے ثالثون نے کہا کہ نزاع آپ لوگونکی کس امر مین ہے جواب یا گیا

(۷) چونکہ شرط آٹھوین داب مناظرۂ مدوّنہ متعارفہ سے باہر ہے نہایت غیر منظور ✤ (۸) شرط نوین محض لوچ ولچر پا در ہوا ہے -
(۹) کوئی مناظر خارج از بحث علمی کلام کرنیکا مجاز نہوگا -
(۱۰) شرط گیارہوین بطیب خاطر منظور -
(۱۱) شرط بارہوین منظور ہے بشرطیکہ خلاف داب مناظرۂ متعارفہ مدوّنہ نہو -
(۱۲) شرط تیرہوین وچودہوین منظور -
(۱۳) مناظر وقتاً فوقتاً اپنی خواہش کے موافق نائب مقرر کر سکیگا -

العبد المتمسک بحبل اللہ المتین

محمد اعظم عفی عنہ   مورخہ یکم ماگھ ۱۲۹۴ھ بنگلہ ✤

اس جواب کا نمبر ۸ ملاحظہ کے قابل ہے ماشاء اللہ کیا تہذیب ہے شب ہی کو اسکا جواب اہلحدیث کیجانب سے تیار ہو کر بوقت صبح روانہ ہوا -

نقل جواب اہلحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامداً و مصلیاً و مسلماً

(۱) محمد اعظم صاحب شخص مجہول ہین اسلیئے بلغیر منظوری شرط ثانی انعقاد مجلس مناظرہ مین خوف فساد ہے پس پابندی اس شرط کی ضرور ہے -
(۲) مجلس مناظرہ مین جس جانب سے بے عنوانی پیش آویگی اوسکی جوابدہی صدر انجمن کو ضرور کرنا ہوگا -
(۳) اسطرف سے لکھا گیا کہ اگر احناف تقلید شخصی ثابت کر دینگے تو ہملوگ اپنے مذہب سے رجوع کرینگے - اور اگر وجوب تقلید شخصی ثابت نہوا تو حضرت احناف اپنے مذہب سے رجوع کرینگے ،، اسکو دعوی قرار دینا اور یہ کہنا (بمخالفت دعوی آپ کے بحث کرنیمین انکار نہین) مشعر زعم فاسد ہے

فرماوین کہ پوچھنے سے مراد عام ہے اوس سے پوچھو یا اوسکی کتاب سے
معلوم کرلو اسلئے جواب مین یہ گذارش ہے اوّلاً تو یہ خلاف ظاہر ہے ثانیاً
امام ابو حنیفہ نے کوئی کتاب نہین تصنیف کی۔ پھر اگر کتب ہی کو دیکھنا ہے
تو یہ کتب سنت کیا کافی نہین ہین +

(۵) اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان کنتم لا تعلمون یعنی اگر تم نہ جانتے ہو تو
پوچھ لو۔ اس سے یہ کیسے معلوم ہوا کہ اگر تم دلیل کو نہ جانتے ہو تو اوسکو
نہ دریافت کرو حکم تو عام ہے دلیل کے سوال سے تقلید رخصت۔ نیز یہ بھی
معلوم ہوا جو آدمی جانتا ہو اوسکو پوچھنا ضرور نہین ہے اور کل بات کا پوچھنا
یہ بھی نہین معلوم ہوتا بلکہ اوس بات کا دریافت کرنا معلوم ہوتا ہے جسکو
نہ جانتا ہو + (۶) اس آیت کو تقلید سے کیا علاقہ کیا لگاؤ یہ تو خاص
ایک بات مین نازل ہوئی ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۱۲۸ -

(۷) اگر فرض کیا جاوے کہ اس آیت سے تقلید ثابت ہوتی ہے تو تقلید
شخصی سے اسکو کیا علاقہ کیا لگاؤ بینوا توجروا +

اہلحدیث کیطرف سے جب جواب ختم ہوا تو مولوی ہدایت اللہ خان
صاحب جونپوری نے کہا کہ ہمنے تو اس تقریر کا مطلب نہین سمجھا ہم کیا جواب
دین۔ بابو سکینہ صاحب ثالث نے کہا کہ ہملوگ تو سمجھ گئے اور آپ نہ سمجھے اسکے
کیا معنے۔ مولوی ہدایت اللہ خان صاحب نے کہا کہ اگر آپ سمجھ گئے ہون تو
ہمکو سمجھا دیجئے اوسیوقت بابو سکینہ صاحب نے کھڑے ہوکر پوری تقریر کو
ادا کر دیا اوسوقت تو علمائے حنفیہ بہت گھبرائے۔ مولوی کریم بخش
جو کلکتہ سے بلائے گئے تھے حسب ہدایت مولوی ہدایت اللہ خان
صاحب کے جواب دینے کو کھڑے ہوئے۔ کھڑے تو ہوگئے مگر عجب حیران

دلیل ٹھہرایا ہے اسکا جواب ہم چند وجوہ سے گذارش کرتے ہین

(۱) اہل سنت والجماعت کی تعریف کرنا مدعی کو مناسب تھا سو اہل سنت والجماعت کی تعریف مدعی نے نہین بیان کی اگر تعریف بیان کرتے تو معلوم ہوجاتا کہ اہل سنت والجماعت کون ہے مدعی نے یہ لفظ فرمایا ہے اہلسنت والجماعت جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو تقلید کو واجب نہ ٹھہرائے وہ اہل سنت والجماعۃ مین داخل نہین ہے حالانکہ یہ محض خلاف ہے اہلسنت والجماعۃ تو اوسکو کہتے ہین کہ پیروی سنت وجماعۃ صحابہ کی کرے ہم امید کرتے ہین کہ مولوی ہدایت اللہ خان جونپوری ان معنون سے انکار نہ فرمائین گے اگر انکار کرینگے تو انشاء اللہ بعد اسکے انہین کی کتب پیش کیجائینگی امام ابوحنیفہ تو خود سنہ ۸۰ مین پیدا ہوئے ۱۵۰ مین اونکا انتقال ہوا یہ مذہب تو خود صحابہ کے بعد حادث ہوئے پھر تقلید کا وجوب اہلسنت کے نزدیک کیسے مسلم ہوگا

(۲) ہمارے مخاطب نے یہ نہ بیان فرمایا کہ اس آیت مین کون لفظ ایسا ہے جسکے معنے یہ ہین کہ چارون اماموں سے ایک کی تقلید واجب ہے ذرا مہربانی کرکے اس آیت مین اوس لفظ کا نشان دین۔

(۳) آیت مین لفظ فاسئلوا ہے جسکے یہ معنی ہین کہ پوچھ لو مسئول عنہ کا ذکر نہین کہ کس بات کو پوچھ لو ہمارے مخاطب نے اسکو بیان نہ فرمایا۔ اگر بیان فرماتے تو معلوم ہوجاتا کہ اس آیت سے رد تقلید نکلتا ہے نہ تقلید۔

(۴) آیت مین یہ حکم ہوتا ہے کہ پوچھ لو اگر اسکے یہ معنی ہین کہ چارون آئمہ مین سے ایک سے پوچھ لو تو بھلا امام ابوحنیفہ جنکو مرے ہوئے گیارہ سو برس سے زائد ہوئے کیسے پوچھین معاذ اللہ۔ اللہ نے ہمکو ایسی چیز کی تکلیف دی جسکی ہمکو قدرت نہین ہے۔ اگر آپ صاحب یہ اسکی تاویل

تفصیل اسکی انشاء اللہ کشف الغطاء ... مین ...

نے فرمایا بہت اچھا مولوی شبیر علی سے کہا کہ اچھا صاحب اور دلائل بیان کرو۔
مولوی شبیر علی نے کھڑے ہوکر بیان کرنا شروع کیا دوسری دلیل ہماری
حدیث ابن ماجہ کی اتبعوا السواد الاعظم ہے یعنی حضرت صلعم حکم فرماتے ہیں
کہ پیروی کرو جماعت بڑی کی تو ہم لوگونکی یعنی حنفیون کی جماعت بہت بڑی
ہے ہم لوگ سب تقلید کرتے ہین تقلید کو واجب کہتے ہین تو اس دلیل سے
تقلید شخصی واجب ہوگئی اگر کوئی یہ کہے کہ شافعیون کی جماعت تھوڑی ہے
ایسی ہی حنبلیون کی تو اونکو بھی حنفی ہونا چاہیئے اسکا جواب ہم یون دیتے
ہین کہ ہم حنفی لوگ اسکو جائز رکھتے ہین کہ جو چاہے خوبی حنفی ہو خواہ شافعی
خواہ حنبلی غیر مقلد ہونے کو ہم لوگ جائز نہین رکھتے تو حنفی شافعی ہونا تو
جائز ہے مگر غیر مقلد ہونا جائز نہیں ہے +

دلیل سوم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا تفسدوا فی الارض ــــ
یعنی نہ فساد کرو زمین مین فساد سے اللہ نے منع
فرمایا ہے ترک تقلید سے بھی فساد ہوتا ہے لاٹھی چلتی ہے گویا تارک تقلید
فساد کرنیوالا ٹھہرا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقلید کو ترک نہ کرنا چاہیئے۔

دلیل چہارم بخاری و مسلم مین ہے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ سوائے
اللہ کے کوئی معبود نہین اور محمد اللہ کے رسول ہین اوسکا قتل کرنا جائز نہین ہے
مگر تین وجہ سے ایک یہ کہ زانی ہو۔ دوسرے یہ کہ قاتل ہو۔ تیسرے یہ کہ جماعت
کثیر سے روگردانی کرے گروہ کثیر حنفیونکا ہے خصوصاً مقلدین کا جو شخص مقلدین
کی جماعت سے خارج ہوا اوسکا قتل کردینا حلال ہے اس سے معلوم ہوا کہ تقلید واجب ہے۔

دلیل پنجم بخاری شریف صفحہ ۱۰۵۰ مین ہے جس نے میرے امیر کی اطاعت کی
اوس نے اطاعت کی میری (امیری) کے معنی میرے سردار کے ہین۔ اس حدیث

کہ کیا کہون چہرہ زرد و زبان سے بات نہین نکلتی آخر مولوی ہدایت اللہ خان
نے اونکو ڈانٹا کہ تم بیٹھہ جاؤ تم سے کوئی بات نہین ہوسکتی آخر کار معزول ہوئے
اونکے قائم مقام مولوی صاحب نے اپنے شاگرد مولوی شبیر علی کو کھڑا کیا
اُنھون نے کھڑے ہوکر بیان کیا کہ استدلال ہمارا الفاظ اہل ذکر سے ہے
مراد اہل ذکر سے علما و مجتہدین ہین یہ آیت دلیل مطلق تقلید کی ہے یہ تقلید
شخصی کی تقلید شخصی کی دلیل ہم دوسری بیان کرینگے اگرچہ یہ آیت خاص
ایک بارہ مین نازل ہوئی ہے مگر حکم عام ہے یہ تقریر سنکر ثالثون نے کہا
کہ اصل قرآن شریف سے یہ آیت ہمکو دکھلاؤ۔ اسطرف سے کہا گیا کہ انگریزی
ترجمہ قرآن سیل صاحب کا بھی موجود ہے چنانچہ انگریزی ترجمہ مین یہ آیت
دکھلادی گئی اوسمین صاف لکھا تھا کہ اہل ذکر سے مراد علما یہود و نصاری
ہین۔ ایک پادری صاحب بھی تشریف رکھتے تھے اُنھون نے بھی انگریزی
ترجمہ دیکھکر کہا کہ معنی اسکے یہی ہین کہ اہل کتاب سے پوچھلو ثالثون نے کہا
کہ ظاہر مطلب تو آیت کا یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے تیرے
پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہین وہ سب آدمی تھے اونکی طرف وحی بھیجی جاتی تھی
اسے مشرکین مکہ اگر تمکو اسکا شک ہو تو اہل کتاب سے پوچھلو کہ پیغمبر لوگ
آدمی تھے یا نہین تھے۔ مولوی ہدایت اللہ خان صاحب نے کہا کہ اگرچہ
آیت خاص ہے مگر حکم عام ہے اسکو نہ خیال کیا کہ یہان عمومیت کا کوئی لفظ
نہین ہے یہ تو آپ کے معلومات کا حال ہے پھر کہا کہ اچھا ہم دوسری دلیل
دیتے ہین ثالثون نے کہا کہ آپکو جسقدر دلائل بیان کرنے ہین وہ سب
ایکدفعہ بیان کرجائیے پھر اہلحدیث اونکا جواب دینگے اوسکے بعد آپ ردالجواب
بیان کیجئیگا پھر بحث ختم ہوگی پھر ہم لوگ تجویز کرینگے مولوی ہدایت اللہ خان

کھڑے ہوئے اور بیان کرنا شروع کیا مولویصاحب کے دلائل کو بھی ترتیب وار لکھا جاتا ہے ۔ پہلے مولویصاحب نے بیان کیا کہ تقلید شخصی کہتے ہین کسی شخص کے قول کو معتبر سمجھکر بے دلیل مان لینا۔ اسکا ہمارے مخاطب انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تقلید شخصی کا کرنا جائز نہین ہے ثبوت اسکا قرآن و حدیث سے طلب کرتے ہین اگر تقلید شخصی نہ کیجاوے تو عجب فساد کا مقابلہ ہے یہ قرآن یہ حدیث جو مانی جاتی ہے تو تقلیدًا مانی جاتی ہے مثلا راویونکا قول کہ ہمکو فلانے آدمی نے حدیث کیا یہ بغیر دلیل کے مانا جاتا ہے یہ لغات مثلاً قال کے معنے کہنے کے ہین اوستاد نے ہمکو بتا دیا یہ بھی اوستاد کی تقلید ہے اگر تقلید نہ جائز رکھی جاوے تو کل علم لغات و حدیث وغیرہ باطل ہوجاوے ۔ اب ہم تقلید شخصی کو خاص قرآن سے ثابت کرتے ہین پہلی دلیل موقوف ہے تین مقدمہ پر مقدمہ پہلا قرآن مین دین کی سب اشیا ہین اسکو بیضاوی نے تفسیر آیت نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء مین لکھا ہے ۔ مقدمہ دوسرا کل قرآنکا ماننا ہر مسلمان کو ضرور ہے جیسے آیت افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض سے معلوم ہوا ۔ انہین دو مقدمون کے بیان مین مولویصاحب نے شام کردی پھر دوسرے روز مولویصاحب کو دو گھنٹہ وقت ثالثون نے دیا کہ اس دو گھنٹہ مین اور جو کچھ آپکو بیان کرنا ہو بیان کرجایئے ۔ دوسرے یوم مولویصاحب نے اول آتے ہی ثالثون سے کہا کہ آپ ہمارے مخاطبین سے دریافت کرین کہ حدیث کی کون کونسی کتب کو یہ لوگ صحیح جانتے ہین اسطرف سے جواب دیا گیا کہ صحیح بخاری و مسلم یہ دو کتاب تو بالکل صحیح ہین انپر بغیر کھٹکے عمل کرنا جائز ہے باقی کتب مین نظر کی حاجت ہوتی ہے کیونکہ اور کتب مین تینون طرح کی احادیث ہین صحیح حسن ضعیف ۔ یہ سنکر مولویصاحب نے کہا کہ اسماء الرجال

سے ایک سردار کی پیروی اور تقلید اچھی طرح سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ امام لوگ
وہ بھی دین کے سردار تھے اونکی تقلید بھی کرنا گویا حضرت کی پیروی ہے ۔
دلیل ششم بخاری شریف ص ۱۰۵۰ من رای من امیرہ شیئا فکرہ
فلیصبر فانہ لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا فیموت الا مات میتۃ
جاھلیۃ یعنی جو اپنے امیر سے کوئی بات بری دیکھے تو صبر کرے کیونکہ جو کوئی
جماعت سے ایک بالشت کی مقدار جدا ہوا اور مرگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا
۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جماعت کثیر سے جدا نہ ہونا چاہیئے جماعت
کثیر مقلدین کی ہے جو جماعت کثیر سے علحدہ ہوگا وہ کافر مریگا ۔
دلیل ہفتم ترمذی ص ۳۲ میں ہے ید اللہ علی الجماعۃ من شذ
شذ فی النار یعنی اللہ کا ہاتھ جماعت بڑی پر ہے جو علحدہ ہوا جماعت سے
وہ جہنم میں علحدہ کیا جاویگا ۔ جماعت کثیر مقلدین کی ہے اس سے علحدہ نہونا
چاہیئے ۔ **دلیل ہشتم** تفسیر کبیر ص ۲۶۰ جلد ۵ میں ہے کہ تقلید واجب ہے
ایسے ہی تفسیر بیضاوی ص ۱۴۲ میں بھی تقلید کو واجب لکھا ہے فقط
یہ دلائل حنفیہ نے دو یوم میں پیش کیے اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا ۔ پھر ہفتہ
کے دن جلسہ کا انعقاد قرار پایا ۔ اس درمیان میں حنفیوں نے یہ کارروائی کی
کہ دہلی سے مولوی عبد الحق صاحب جو سابق میں مدرسہ فتحپوری کے مدرس تھے
اونکو بذریعہ تار کے طلب کیا دو یوم بباعث بارش وغیرہ کے انعقاد جلسہ
ملتوی رہا اس درمیان میں مولوی عبد الحق صاحب بھی دہلی سے آموجود
ہوئے حنفیوں میں شور ہوا کہ اب البتہ ہمارے مولوی کام کے آئے ہیں پہلے
تو مولوی لوگ مقابلہ نہیں کرسکتے تھے اب البتہ مقابلہ ہوگا شنبہ کے یوم ۱۸
جمادی الاولی کو قریب ۱ بجے پھر مجلس منعقد ہوئی مولوی عبد الحق صاحب

والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم ترجمہ
اور جب آتی ہے اونکے پاس کوئی بات امن کی یا ڈر کی پھیلاتے ہین اوسکو
اور اگر پھیرتے اوسکو طرف رسول کے اور طرف صاحبون حکم کے اونمین سے البتہ
جان لیتے وہ لوگ کہ تحقیق کرتے ہین اوسکو اونمین سے ۔ اس آیت مین اللہ نے
(یستنبطونہ) فرمایا ہے جسکے معنی قیاس کرنے کے ہین ۔ اور آنحضرت صلعم نے
بھی بہت مواضع مین قیاس کیا ہے ۔ ایک شخص نے آپ سے مسئلہ پوچھا
کہ شرمگاہ کے ہاتھ لگانے سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے یا نہین آپ نے فرمایا
ھل ھو الا مضغۃ منی ۔ راقم کہتا ہے کہ مولوی صاحب نے اکثر احادیث مین
غلطیان کین لفظ حدیث کا (منک) ہے اوسکو منی فرمایا ایسے ہی احادیث کے بیان مین بھی
بہت مقام پر غلطی سے الفاظ کو پڑھا ۔ خیر اب اصل قصہ کیطرف مراجعت کیجاتی ہے
مولوی عبدالحق صاحب نے فرمایا کہ بس قرآن و حدیث سے قیاس کرنا معلوم
ہوا تو اب قیاس کرنیوالے وہ کون لوگ ہین مجتہد تو ہین اونھین کی تقلید کرنا
چاہئے ۔ ایسے ہی فضیلت مجتہدین کی اوس حدیث سے معلوم ہوتی ہے
جسکو بخاری نے کتاب العلم مین روایت کیا ہے بخاری صـ۱ مین ہے ۔
عن ابی موسی عن النبی صلعم قال مثل ما بعثنی اللہ بہ من
الھدی والعلم کمثل الغیث الکثیر اصاب ارضا فکانت منھا نقیۃ
قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکانت منھا اجادب امسکت
الماء فنفع اللہ بھا الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منھا
طائفۃ اخری انما ھی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک مثل من
فقہ فی دین اللہ ونفعہ بما بعثنی اللہ بہ فعلم وعلم ومثل من
لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی ارسلت بہ ۔

مین کون کون کتاب آپ لوگ معتبر سمجھتے ہین کہا گیا تقریب میزان الاعتدال
تو مشہور و معروف ہین باقی اور بھی ہین بعد اسکے مولوی عبد الحق صاحب
نے بیان کرنا شروع کیا کہ میری **اول دلیل** تو یہی ہے کہ بخاری و مسلم کے
ماننے پر کونسی دلیل ہے حضرت صلعم نے کہان فرمایا ہے کہ بخاری و مسلم کو
مانو جو دلیل بخاری و مسلم کے ماننے کی ہے وہی تقلید امام ابو حنیفہ کی ہے۔
دلیل دوسری بخاری شریف مین ہے پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا بلغوا عنی
ولو ایۃ ترجمہ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہو۔ اسمین آنحضرت
صلعم نے پہنچانیکو فرمایا ہے یہ نہین کہا کہ دلیل سے پہنچاؤ بلکہ یہ کہا کہ پہنچاؤ۔
دلیل تیسری بخاری شریف مین ہے فلیبلغ الشاھد الغائب **ترجمہ**
پس چاہیئے کہ حاضر غائب کو پہنچاوے۔ اس حدیث مین آپنے پہنچانیکا حکم فرمایا
یہ نہین فرمایا کہ دلیل سے پہنچاوے **دلیل چہارم** پیغمبر خدا صلعم کے زمانہ
سے لیکر آجتک جسقدر واعظ علما مسائل روزہ نماز کے بیان کرتے چلے آئے ہین
سب بغیر دلیل کے بیان کرتے چلے آئے ہین گویا کہ یہ اجماع ہوگیا اور اجماع بھی
دلیل ہے دلائل شرع سے **دلیل پنجم** اللہ تعالی نے فرمایا ہے اطیعوا
اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنی اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو
رسول کی اور صاحب حکومت کی جو تم مین سے ہون۔ اللہ تعالی نے اولی الامر
کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے یہ نہین کہا کہ جب وہ دلیل سے کہین تب مانو اور
جب بے دلیل کہین تو نہ مانو۔ مراد اس آیت سے مجتہد لوگ ہین۔ اسکے بعد
مولویصاحب نے کہا کہ اب مین تتمہ دلیل اول کا بیان کرتا ہون **مقدمہ تیسرا**
قرآن و حدیث مین قیاس کرنیکا حکم ہے دیکھو اللہ تعالی نے فرمایا ہے اذا
جائھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول

جیسے میرے اوستاذ نے اپنے اوستاذ کا خلاف کیا ایسے ہی مین نے بھی اپنے
اوستاذ کا خلاف کیا۔ پھر کہا امام بخاری بھی شافعی تھے بیہقی دارقطنی وغیرہ
بھی شافعی تھے شاہ عبد العزیز شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ ہما سب مقلد تھے
یہ کہکر مولویصاحب بیٹھ گئے اہل حدیث کی نوبت جواب کی آئی سب کی صلاح
ہوئی کہ یہ دلائل مخاطبین کے بالکل پوچ لچر ہین جو صاحب پہلے اوٹھے تھے مناسب
ہے کہ وہی جواب دین تو کہ مخالفین کو معلوم ہو جاوے کہ ہر کوئی انمین سے اس
قابل ہے کہ ہمارے دلائل کا جواب دے سکتا ہے نہ یہ کہ مشہور علماء ہی جواب
دے سکتے ہین چونکہ پہلے مولوی **عبد العزیز** صاحب کھڑے ہوے تھے۔
اسواسطے انسے کہا گیا کہ آپ اُٹھکر بیان کیجیے جو بات رہجاویگی بعد اسکے ہم مین
سے کوئی بیان کریگا۔ ثالثون سے کہا کہ ہمارے مخالفین نے تین یوم مین
سات گھنٹہ وقت لیا ہے ہمکو فقط تین گھنٹہ وقت عنایت ہو ہم انہین
تین گھنٹہ مین کل دلائل کا جواب ادا کر دیتے ہین۔ چنانچہ نمبروار دلائل مخالفین
کا جواب دینا شروع کیا۔ **جواب دلیل دوسریکا** ہم دوسری دلیل کا
جواب کئی وجہ سے گذارش کرتے ہین **وجہ اول** یہ حدیث یعنی اتبعوا
السواد الاعظم ابن ماجہ مین ان الفاظ سے پائی نہین جاتی آج تین روز سے
ہم لوگونکا تقاضا ہو رہا ہے کہ اس حدیث کو اصل کتاب سے نکالکر پیش کرو
کسی سے یہ حدیث نہین نکلتی مولوی **عبد الحق** سے بھی اسکا تقاضا کیا گیا
معلوم نہین دو یوم مین اس حدیثکا پتا لگایا ہے یا نہین۔ مولوی **ہدایت اللہ جان**
بول اوٹھے کہ اصل کتاب مین نشان دیا ہے کتاب کھولکر جو دکھلایا تو الفاظ حدیث
کے علیکم بالسواد الاعظم کے نکلے۔ اسطرف سے کہا گیا کہ آپنے پیش کیا تھا
کہ ابن ماجہ مین ہے اتبعوا السواد الاعظم لفظ اسکا وہ نہ نکلا جسکا

ترجمہ ابوموسی آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
مثال اوسکی جسکے ساتھ مجکو اللہ نے بھیجا ہدایت و علم سے مثال بارش بہت کے ہے
کہ ایک زمین پر برسی بعض ٹکرا اوسکا تو بہت عمدہ تھا اوس نے پانی کو
جذب کیا تر سوکھا سبھی طرح کا گھاس جم آیا بعض ٹکرا زمین کا گہرا تالاب کیطرح
تھا پانیکو روک رکھا اوسکے ذریعہ سے اللہ نے آدمیونکو نفع پہنچایا انھون نے
پانی کو پیا پلایا کھیتی بویا بعض ٹکرے ایسے کو بھی پانی پہنچا جو میدان صاف تھا
نہ پانی ہی کو روکا نہ گھاس اوگا پہلی مثال تو اوس آدمی کی ہے جس نے اللہ کے
دین مین سمجھ کو حاصل کیا اور اللہ نے اوسکو میرے علم سے نفع دیا اوس نے خود بھی
سیکھا اور دوسرونکو بھی تعلیم کیا پچھلی مثال اوس آدمی کی ہے جس نے سر اوٹھاکر
بھی نہ دیکھا جو ہدایت لیکر مین آیا ہون اوسکو قبول نہ کیا + اس حدیث مین بھی
آپنے مجتہدین کی تعریف فرمائی — **دلیل ششم** ومن یشاقق الرسول
من بعد ما تبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المومنین نوله
ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا ترجمہ اور جو کوئی خلاف کرے
پیغمبر کا پیچھے اوسکے کہ کھل چکی اوسپر ہدایت اور چلے سب مسلمانون کی راہ کے خلاف
والی بنائینگے ہم اوسکو جسکا وہ والی ہوا اور داخل کرینگے اوسکو جہنم مین اور
بہت بری ہے جگہہ پھر جانیکی — اس آیت مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جو
مومنون کی راہ کے خلاف چلیگا اوسکو ہم جہنم مین داخل کرینگے اسی **دلیل** پر
مولوی **عبد الحق** صاحب نے خاتمہ تقریر کا کیا — بعد اسکے ایک آدہ گھنٹہ بطور وعظ
کے صرف کیا کہ مولوی **نذیر حسین** صاحب جو ان لوگون کے استاذ ہین
مکہ گئے وہان جاکر توبہ کیا پہلے انہین نے یہ طریقہ نکالا — اسطرف سے کہا گیا کہ
کہ مولوی **نذیر حسین** صاحب آپ کے استاذ نہین ہین کہا ہان میرے بھی استاذ ہین

اصح الکتب بعد کتاب اللہ کے ہے اسکو مولوی عبدالحق صاحب نے بھی
اپنی کتاب مین لکھا ہے وجہ خامس جبکہ آنحضرت صلعم نے اس حدیث کو فرمایا تھا
تو اوسوقت سواد اعظم کون تھے ظاہر ہے کہ اوسوقت جماعت صحابہؓ کی تھی۔
بعد اسکے جو چارون مذہب حادث ہوئے تو اونکے موجدون نے سواد اعظم کا
کیون خلاف کر کے چار طریقے علیحدہ علیحدہ نکالے چارون آئمہ کے پہلے امام
ابوحنیفہ تھے اوسکے بعد امام شافعی نے اونکا کیون اتباع نکیا سواد اعظم
کے خلاف کیون طریقہ نیا نکالا - یہ جو کہا گیا ہے کہ شافعی مالکی ہونیکو تم لوگ
جائز رکھتے ہین آپ لوگ کون آپ لوگ شارع ہین کہ جسکو آپ لوگ جائز
کہدین وہ جائز ہو جاوے جسکو غیر جائز کہین وہ غیر جائز ہو۔
وجہ سادس سواد اعظم کے اگر یہی معنی ہین جو ہمارے مخاطب نے
سمجھے ہین تو امام حسین نواسے آنحضرت صلعم پہ بہت بڑا اعتراض ہوگا
کیونکہ یزید کی ہمراہ لاکھون آدمی تھے امام حسین کی ہمراہ بہت تھوڑے آدمی
تھے امام حسین نے سواد اعظم کا کیون خلاف کیا وجہ سابع اگر سواد اعظم
اور قرآن و حدیث مین اختلاف ہو تو اوسوقت کیا کرنا ہوگا کیونکہ قرآن و حدیث
کے اتباع کی بھی بہت تاکید ہے وجہ ثامن سواد اعظم پہلے لوگونکی یعنی
صحابہ و تابعین کی عمدہ تھی یا اس زمانہ کے لوگونکی - ظاہر ہے کہ صحابہ تابعین
نہایت عمدہ لوگ تھے کیونکہ خیر القرون مین داخل تھے اور آنحضرت صلعم نے
اونکی نسبت شہادت دی ہے اُسوقت مین چارون اماموں مین سے کسکی
تقلید تھی ہم اوس سواد اعظم کے متبع ہین جو پہلے گذر گئی اور نہایت عمدہ تھی اب
ہم اسکے جواب کو اسقدر وجوہ پر ختم کرتے ہین۔
جواب دلیل تیسری (لا تفسدوا فی الارض کا) معلوم نہین ہمارے

آپنے ادعا کیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آپنے کسی اردو رسالہ مین دیکھکر یہ دلیل پیش کی تقی خیر اب انہین الفاظ سے بھی جواب سن لیجئے کہ یہ حدیث ابن ماجہ کی جسکو آپنے پیش کیا ہے صحیح نہین سخت ضعیف ہے کیونکہ ایک راوی اسمین ابو خلف اعمی ہے اوسکو یحیی بن معین وغیرہ نے کذاب کہا ہے دیکھو تقریب التہذیب و میزان الاعتدال چنانچہ یہ دونون کتابین نکالکر دکھلا دی گئین بعد اسکے کہا گیا جبکہ یہ حدیث ضعیف ٹھہری تو احتجاج اس سے ساقط ہوا کیونکہ مولوی ہدایت اللہ خان لکھوا چکے ہین کہ حدیث صحیح و حسن یہ دونو قسمین حجت کے لائق ہین باقی قسمین حدیث کی قابل حجت کے نہین ہین فقط اب ہم اس حدیث کو قابل احتجاج کے جانکر اسپر کلام کرتے ہین - وجہ ثانی اس حدیث کے معنی سے صاف ظاہر ہے کہ آدمی دو قسم کے ہونے چاہئین ایک قسم تابعدار خواہ وہ ایک ہو یا زائد دوسری قسم متبوع جو سواد اعظم ہو - ہمارے مخاطبین نے اسکو بیان نہین کیا کہ وہ کونسا بڑا گروہ ہے جسنے حنفیون کو کہا کہ تم ابو حنیفہ کی پیروی کرو بموجب بیان ہمارے مخاطب تابع و متبوع ایک ہی ٹھہرتے ہین کیونکہ آپ فرماتے ہین کہ ہم لوگ تقلید شخصی کرتے ہین کیونکہ ہم لوگ بڑا گروہ ہین تو اب دونون جماعتین ایک ہی ٹھہرین خود ہی اپنی تابعداری کرتے ہین وجہ ثالث حسب قول مولوی ہدایت اللہ خان اگر سواد اعظم سے مراد علما ہین تو اس سے تقلید شخصی باطل ہوتی ہے کیونکہ ہمارے مخاطبین فقط ایک ہی عالم کی تقلید کو واجب کہتے ہین - ہم لوگ بہت سے علماء صحابہ و تابعین کا اتباع کرتے ہین تو یہ دلیل بھی تقلید کے رد کی ٹھہری نہ ثبوت تقلید کی - وجہ رابع بنابر اس حدیث کے بخاری و مسلم پر عمل کرنا واجب ہوا کیونکہ سب مسلمانون سنیون نے اتفاق کیا ہے کہ یہ دونون کتابین صحیح ہین بخاری

والی رسول اللہ الا باحدی ثلث النفس بالنفس والسیب الزانی والمفارق لدینہ التارک الجماعۃ ترجمہ کسی آدمی مسلمانکا جو گواہی دیوے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور مین اللہ کا رسول ہون خون حلال نہین مگر ایک تین وجوہ مین سے اول قاتل بدلے قاتل کے۔ دوم نکاح کر کے زنا کرے سوم اپنے دین سے جدا ہونیوالا مسلمانون کی جماعت کو چھوڑنیوالا۔ مولویصاحب نے بڑی چالاکی یہ فرمائی کہ المفارق لدینہ کو چھوڑ دیا اگر اسکو مولویصاحب بیان فرماتے تو صاف مطلب معلوم ہو جاتا کہ مراد اس سے وہ آدمی ہے جو دین اسلام کو چھوڑ دیوے مرتد ہو جاوے کیونکہ اس حدیث مین تین طرح کے مرد و نکا ذکر ہے اگر التارک الجماعۃ کو علیحدہ قرار دین۔ اور المفارق لدینہ کو علیحدہ تو چار طرح کے آدمی ہو جائینگے حالانکہ یہ معنی بالکل غلط ہین معنی حدیث کے وہی ہین جو بیان ہوئے اس حدیث کو کسیطرح سے مخاطبین کے مطلب سے لگاؤ علاقہ نہین ہے۔ بالفرض پھر ہم کہتے ہین کہ جماعت سے مراد جماعت صحابہ کی ہے اوسکے ہملوگ پیرو کار ہین ہمارے مخاطبین تارک کیونکہ انھون نے جماعت کی پیروی ترک کر کے ایک امام کی پیروی کی۔

جواب دلیل پانچوین (من اطاع امیری یعنی جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اوس نے میری اطاعت کی) کا۔ ہمارے مخاطب نے خود بیان کیا ہے کہ جسنے اطاعت کی میرے امیر کی یعنی میرے سردار کی جسکو مین نے امیر بنایا ہے۔ پہلے اسکے ہمارے مخاطب کو ضرور تھا کہ امام ابو حنیفہ کا امیر ہونا ثابت کرتے حضرت کا امیر بنانا تو درکنار آیا کسی بادشاہ کے بھی یہ امیر تھے یا نہین۔ جبکہ امام ابو حنیفہ وغیرہ مجتہدین کا امیر ہونا ثابت نہوا تو دلیل پکڑنا اس حدیث سے ٹھیک نہوا کیونکہ اس حدیث مین حکم امیر کی اطاعت کا ہے اور امام صاحب مین

مخاطب نے پوری آیت کو کیون نہ بیان کیا اسکے بعد کے لفظ (بعد اصلاحہا)
کو کیون حذف کیا اور اس تصرف بیجا کو کیون جائز رکھا ہمارے منصف ثالث
اس آیت کے معنی سنکر غور کرین کہ اس آیت کو تقلید سے کیا علاقہ اس آیت
مین تو یہ حکم ہوتا ہے کہ زمین مین بعد اصلاح زمین کے فساد مت کرو چنانچہ ترجمہ
سیل صاحب کا دکھلا دیا گیا اسمین یہ کہان ہے کہ چارا اماموں سے کسی کی تقلید
کرو اب ہم اپنے مخاطبین سے سوال کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم کا جب انتقال ہوا
تو اصلاح دین کی ہو چکی تھی یا نہین زمین کی درستگی تھی یا نہین صحابہ کے
زمانہ مین بھی اصلاح ہو چکی تھی یا نہین - زمین مین فساد تو اوسی نے کیا
جسنے بعد اصلاح کے نیا مذہب جاری کیا - نیا طریقہ نکالا صحابہ کے طریقے کو چھوڑ دیا
پھر یہ جو مولوی ہدایت اللہ خان نے کہا ہے کہ یہ لوگ جب تقلید کو واجب
نہین کہتے تو جواز کے ضرور قائل ہونگے عدم وجوب کے نہ قائل ہونے سے
جواز کا قائل ہونا کہان سے لازم آتا ہے ان دونون مین کس قسم کا لزوم ہے
مولویصاحب ایسے الفاظ اپنے منہہ سے نکالکر اپنی منطقیت پر بھی بٹہ لگاتے
ہین پھر یہ جو مولویصاحب نے کہا کہ ترک تقلید سے فساد ہوتا ہے تو اب
دیکھا جاوے کہ فساد کون کرتا ہے لاٹھی سوٹا تلوار کون پکڑتا ہے ظاہر ہے
کہ یہی حنفی لوگ فساد کرتے ہین مارنے مرنے پر تیار ہوتے ہین تو اس
آیت کی رو سے انہین کو چاہیئے کہ فساد نہ کرین -

جواب دلیل چوتھی (لایحل دم امرء مسلم یعنی نہین حلال ہے خون
آدمی مسلمانکا مگر تین وجہ سے) کا - اس حدیث کے جواب کو غور سے سننا
چاہیئے پہلے جواب کے مین حدیث کو اصل کتاب سے نقل کرتا ہون - بخاری
صفحہ ۱۰۱۶ مطبوعہ بمبئی مین ہے **لایحل دم امرء مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ**

جواب دلیل ساتوین (ید اللہ علی الجماعۃ یعنی اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے)
اس حدیث سے احتجاج کے لئے ضرور تھا کہ پہلے ہمارے مخاطب اسکی صحت
ثابت کر دکھلاتے صحت نہین ثابت کر سکتے تھے تو حسن ہونا ہی ثابت کرتے - اب ہم
کہتے ہین کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ ایک راوی اسمین سلیمان بن سفیان
المدینی ہے اسکے حق مین تقریب التہذیب مین لکھا ہے (ھو ضعیف) یعنی
یہ راوی ضعیف ہے جبکہ یہ حدیث ضعیف ٹھہری تو احتجاج اس سے ساقط ہوا
اور اگر صحیح بھی مانی جاوے تو بھی اسمین کثیر کا لفظ نہین اعظم کا لفظ نہین ہے
بلکہ مراد اس سے جماعت اہل حق کی ہے نہ جماعت اہل باطل کی جماعت اہل حق
قدیم سے اہل حدیث کی چلی آتی ہے - بالفرض اگر جماعت سے مراد جماعت کثیر
واعظم ہے تو جواب اسکا وہی ہے جو جواب سواد اعظم کا ہے ❊

جواب دلیل آٹھوین (تفسیر کبیر و بیضاوی کا) تفسیر کبیر کا جو ہمارے مخاطب نے
حوالہ دیا ہے اولاً تو اوسمین کہین تقلید شخصی کا ذکر تک نہین ہے اوسمین تو
یہ لکھا ہے کہ اسمین لوگونکا اختلاف ہے کہ ایک مجتہد کو دوسرے مجتہد کی تقلید
جائز ہے یا نہین بعض لوگ جائز کہتے ہین بعض کہتے ہین جائز نہین اس سے
معلوم ہوا کہ جواز مین اختلاف ہے وجوب مین کسیکا اختلاف نہین پھر وہ بھی
ایک مجتہد کو دوسرے مجتہد کی تقلید مین - ثانیاً یہ اوسی کتاب تفسیر کبیر جلد ۲
صفحہ ۱۲۸ مین صاف لکھا ہے کہ اس آیت سے جو لوگون نے تقلید کو ثابت کیا ہے
محض غلط ہے کیونکہ یہ آیت تو ایک خاص واقع مین نازل ہوئی ہے وہ یہ کہ مشرکین کو
حکم ہوتا ہے کہ علماء یہود و نصاریٰ سے دریافت کر لو کہ پہلے پیغمبر آدمی تھے
یا نہ تھے تم جو کہتے ہو کہ آدمی پیغمبر کیسے ہو سکتا ہے تو علماء اہل کتاب سے اس
شبہ کو مٹا لو - ثالثاً تفسیر کبیر مین تو تقلید کو خوب وہوم سے اوسکے مٹوانے

یہ امر یعنی امیر ہونا پایا نہین جاتا۔ ہم دریافت کرتے ہین حضرت ابوبکر صدیق رضہ وعمر فاروق رضہ وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم یہ لوگ بھی تو خود آنحضرت صلعم کے امیر خلیفہ تھے آپ لوگون نے انکی اطاعت کو کیون ترک کیا اور مجتہدین اربعہ کی اطاعت کو اختیار کیا اب آپ ہی بتائے اس حدیث کے مخالف کون ٹھہرے آپ یا ہم۔ اور آپنے جس جگہہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے اوسکے متصل دوسری حدیث بھی تو موجود تھی جسمین یہ ارشاد آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکرہ ما لم یومر بمعصیة فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة ترجمہ امیر کی بات سننا اور طاعت کرنا اپنی خوشی ناخوشی کی بات مین ہر مسلمانپر ضرور ہے جب تک گناہ کی بات کا حکم نہ کیا جائے جب گناہ کی بات کا حکم کیا جائے تو اوسوقت سماع وطاعت امیر کی بات کی نہین ہے۔ اور اوسی جگہہ بخاری مین حدیث عبداللہ بن حذافہ مین ہے انما الطاعة فی المعروف یعنی اطاعت امیر کی تو معروف یعنی شرع کے موافق مین ہے۔ ان حدیثون مین جو بخاری کے اوسی ورق مین ہین صاف حکم ہے کہ امیر کی اطاعت بھی اوسیوقت تک ہے جب تک شرع کے موافق امر کرے کل بات اوسکی ماننے کا بھی حکم نہین ہے تو اب اسی حدیث سے تقلید کا رد ہوا والحمد

جواب دلیل چھٹی (من رای من امیرہ شیئا یعنی جسنے اپنے امیر سے کوئی شئے دیکھا) کا۔ اسکا جواب بھی وہی ہے جو جواب دلیل پانچوین کا ہے اگر امام ابوحنیفہ کہین کے امیر تھے پھر اسمین تو یہ ہے جسنے اپنے امیر سے کوئی شئے دیکھی امام ابوحنیفہ کو مرے گیارہ سو برس سے زائد ہوئے وہ اب ہمارے امیر کیونکر ہوسکتے ہین جو حدیث کا خلاف لازم آوے باقی تقریر وجواب اس حدیث کا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ائمہ اربعہ مین کسی ایک خاص امام کی مسائل اجتہادیہ کو بغیر دلیل کے ماننا اور اس کی ماننے کو واجب جاننا دوسرے امام کے قول کو گو وہ کیسا ہی معتبر ہو تسلیم نہ کرنا۔ ابتک مولویصاحب نے بنار مخاصمت کو ہی نہین سمجھا اسکی تو ہی مثل ہوئی کہ مین نے آپکے سوال کو تو سمجھا نہین مگر جواب دو دیتا ہون۔

اس تقریر مولویصاحب سے تقلید شخصی باطل ہولی ہے کیونکہ مولویصاحب نے بڑے زور وشور سے بیان کیا ہے کہ ہر کسیکے قول کو بغیر دلیل کے ماننا جائز ہے ورنہ علم لغت علم جغرافیہ ولائف اسمار الرجال کا برباد ہو جائیگا۔ تو معلوم ہوا کہ ہزارہا مخلوقات اور بہت سے آئمہ سب ہی کے مولویصاحب مقلد ہین تقلید شخصی کو تو خود مولویصاحب نے اپنی زبان مبارک ہی سے اوڑا دیا باقی رہا فرق اسکا کہ ہملوگ صحیح بخاری کی احادیث کو کیون مانتے ہین اور امام ابو حنیفہ کے اقوال کو کیون نہین مانتے اسکا جواب مولویصاحب کے پہلی دلیل کے جواب مین آتا ہے۔

جواب پہلی دلیل (بخاری مسلم کے جو ماننے کی دلیل ہے وہی تقلید کی بھی دلیل ہے الخ) کا۔ بخاری مسلم کی احادیث کو جو ہم لوگ تسلیم کرتے ہین تو وہ تقلید نہین ہے کیونکہ تقلید کہتے ہین کسی شخص کی بات کو بغیر دلیل کے ماننے کو یعنی اوسکی رائے اوسکی تجویز بغیر دلیل کے ماننا۔ بخاری ومسلم جو احادیث اپنی اپنی کتب مین لائے ہین یا روات نے حدثنا اخبرنا سے احادیث کو بیان کیا ہے تو یہ اونکی رائے تجویز نہین وہ تو مخبر وناقل ہین مثلاً اگر کوئی وکیل قانون کی دفعہ پڑھکر کسیکو بتاوے۔ یا کسیکے سامنے بیان کرے تو وہ قانون کی بات وکیل صاحب کی بات نہ کہلائیگی بلکہ موجد قانون کی ہوگی۔ ایسے ہی اگر کسی نے سعدی کے

روکیا ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۱- اور جلد ۱ صفحہ ۳۱۱ وغیرہ - رہی تفسیر
بیضاوی سو اوسمین بھی جس مقام کا نشان دیا گیا ہے کہین تقلید کا ذکر تک
نہین ہے بلکہ خلاف اوسکے صفحہ ۱۱۱ اور صفحہ ۲۵۰ مین تقلید کو بڑے زور سے روکیا ہے
- فقط یہانتک تو مولوی ہدایت اللہ خان صاحب کا جواب تمام ہوا- یہ جواب
مولوی ہدایت اللہ خان کا نام لیکر دیا جاتا تھا ہر چند مولوی ہدایت اللہ خان
صاحب نے عذر کیا کہ مجکو کیون فضیحت کیا جاتا ہے میرا نام کیون لیا جاتا -
اوسوقت مناسب حال اونکے یہ شعر پڑھ دیا گیا شعر نہ ہم سمجھے نہ آپ آئے کہین سے
پسینہ پونچھئے اپنے جبین سے + شعر دوسرا ایک اور بھی اوسی موقعہ پر
پڑھا گیا - شعر - گل گلچین کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر + تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے
باعث + یعنی نہ مولوی ہدایت اللہ خان آتے نہ بولتے نہ اونکا نام لیا جاتا
مولوی عبد الحق صاحب نے ثالثون سے کہا کہ مولوی ہدایت اللہ خان
صاحب کا نام کیون لیا جاتا ہے آپ منع کر دیجیئے - ثالثون نے کہا کہ آپ نہین
جانتے جب آپ نہین آئے تھے تو یہ سب بولتے تھے مولوی ہدایت اللہ خان
بھی بولتے تھے بلکہ سب بات یہی بتاتے جاتے تھے یہ سنکر مولوی عبد الحق صاحب
خاموش ہوگئے —
آپ یہان سے جواب ادلہ مولوی عبد الحق صاحب کا جنکو مولویصاحب نے
نہایت جوش کے ساتھ مجمع مین بیان کیا شروع کیا جاتا ہے - مولوی عبد الحق
صاحب نے پہلے جو بیان فرمایا ہے - کہ تقلید کہتے ہین کسی شخص کے قول کو معتبر
جانکر بلا دلیل تسلیم کر لینا اور اسپر مولویصاحب نے تفریعات عدیدہ بیان فرمائے ہین
یہ محض دہوکا دہی ہے مولویصاحب کو اسقدر بھی معلوم نہین کہ گفتگو کس
مین ہے گفتگو تو خاص آئمہ اربعہ مین سے کسی خاص شخص کی تقلید مین ہے کہ

جواب - ان دو حدیثون سے تقلید کے وجوب کو ثابت کرنا مولویصاحب ہی کا
کام ہے اہل انصاف کو کام مین لائین کہ انسے تقلید کو کیا علاقہ یہ دونون
البتہ بخاری و مسلم و دیگر کتب حدیث کی دلیل ہوسکتی ہین کیونکہ انمین یہ
حکم ہے کہ میری طرف سے میرا حکم پہنچاؤ ظاہر ہے کہ آپنے اپنا حکم پہنچانیکو
فرمایا ہے محدثین نے اسکی موافق عمل کیا احادیث رسول کو جمع کر کرکے
پہنچایا - اسمین یہ حکم تو نہین ہے کہ لوگونکو اپنی راے و تجویز پہنچاؤ -
اگر امام صاحب کی راے و تجویز بھی حدیث ہی تھی تو امام صاحب نے
یہ کیون فرمایا اترکوا قولی بخبر الرسول یعنی میرے قول کو حدیث رسول
کے سامنے ترک کردینا - یہ جو کہا گیا ہے کہ آنحضرتؐ نے پہنچانیکا حکم فرمایا ہے
یہ نہین کہا کہ دلیل سے پہنچاؤ مولویصاحب کی معلوم نہین کیسی سمجھ ہے -
(عنّی) کا لفظ جو حدیث مین واقع ہوا ہے اسکے کیا معنے ہین کیا یہ معنی نہین
ہین کہ میری جانب سے پہنچاؤ - اس لفظ کو مت کھا جائیے حضرتؐ نے تو حکم
اپنی حدیث کے پہنچانیکا دیا ہے جو ایک مستقل دلیل ہے یعنی خود دلیل پہنچانیکا
اسمین حکم ہے الحمد للہ کہ تقلید کا رد خود مولویصاحب کی دلیل سے ہی نکل آیا -

دلیل چوتھی (تمام مولوی لوگ احکام پہنچاتے ہین) کا جواب -
ایسے ایسے دلائل وجوب تقلید مین پیش کرنا یہ آپ ہی کا کام ہے دلیل تو طلب
قرآن و حدیث سے کیجاتی ہے جواب دیا جاتا ہے مولویونکے فعل سے واہ
صاحب دلیل کو دعوی سے کیسی عمدہ مطابقت ہے - خیر اب ہم اسی دلیل مین
کچھ کلام کرتے ہین - اول یہ کہنا کہ تمام مولوی احکام پہنچاتے ہین اسپر
کیا دلیل ہے کہ سارے جہان کے مولوی احکام پہنچاتے ہین کیا مولویصاحب
نے سارے جہانکا استقرا کرلیا ہے - دوم یہ کہ پھر یہ کہان سے معلوم ہوا

اس قول کو پڑہاے راستی موجب رضائے خداست ⁂ تو قول پڑہنے والا کیگا
نہ شمار کیا جاویگا سعدی ہی کا قول گنا جاویگا - کسی چپراسی نے کلکٹر صاحب کا
حکم پہنچایا تو حکم کلکٹر صاحب ہی کا گنا جائیگا بخاری و مسلم وغیرہ محدثین ناقل
و مخبر ہین یہ لوگ اپنی راے و اپنی تجویز نہین کہتے رہا اخبار کا پہنچانا حدیث کا
نقل کرنا خود قرآن و حدیث سے ثابت ہے اللہ کا حکم ہے ان جاءکم فاسق
بنبأ فتبینوا یعنی اگر کوئی فاسق خبر لاے تو اوس خبر کی تحقیق کرلو
حضرت کا ارشاد ہے بلغوا عنی یعنی میری طرف سے پہنچاؤ - دوسری روایت
مین ہے فلیبلغ الشاہد الغائب یعنی چاہیئے کہ پہنچاوے حاضر غائب کو
حاصل کلام کا یہ ہے کہ خود آنحضرت صلعم نے اپنی احادیث کے نقل کرنے پہنچانیکا
حکم فرمایا ہے تو اب یہ تقلید نہ رہی بخاری و مسلم نے جو اپنی کتاب حدیث کو
جمع کرکے امت کو پہنچایا تو حضرت کے اس حکم سے پہنچایا ہان ایسے ہی امام
صاحب کسی سند صحیح سے حدیث نقل کرین تو اونکی حدیث بھی مقبول ہے
یہان گفتگو راے و قیاس مین ہے نہ نقل مین تو اب بخاری و مسلم پر تو
دلیل معلوم ہوگئی مگر امام صاحب کی تقلید پر کوئی دلیل نہ ٹھہری - (راقم
الحروف مہتمم نصرۃ السنہ کہتا ہے ہمنے اس بحث کو مفصل طور پر اپنے رسالے
ہدایت المرتاب فارسی عبدالرحمن کے جواب مین لکھا ہے من شاء فلیرجع الیہ)
بالفرض محال اگر راویون کی روایت کا نام بھی تقلید ہی ہے تو بھی یہ بہت
آدمیونکا قول تسلیم کیا گیا تقلید شخصی پھر بھی نہ رہی اگر امام کی راے و
اجتہاد یعنی علم فقہ و حدیث ایک ہی ہین تو جدا جدا علم یہ کیون قرار دیگئے ہین
دلیل دوسری و تیسری (بلغوا عنی یعنی میری طرف سے پہنچاو -
و فلیبلغ الشاہد الغائب یعنی چاہیئے کہ پہنچاوے حاضر غائب کو) کا -

لوگونکی اطاعت کرو۔ رابعاً آگے اسکے ہے فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول اسکو مولوی عبدالحق صاحب نے نہین معلوم کیون حذف کردیا جس سے صاف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر تمھارے درمیان اور اولی الامر کے درمیان کسی مسئلہ مین اختلاف پڑے تو اوسکو اللہ و رسول کی طرف رجوع کرو جو حکم اللہ و رسول کا ہو اوسکو تسلیم کرو اس سے تقلید کا خود رد نکل آیا۔ کیونکہ تقلید کہتے ہین عدم الرد الی اللہ والرسول کو۔ خامساً حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق کیا یہ اولی الامر نتھے اگر اولی الامر سے مراد پہلے اولی الامر ہین توان حضرات کی کیون نہ تقلید کی گئی لوگ عمری عثمانی کیون نہ کہلائے۔ اگر ایسے اولی الامر کی تقلید ترک کرنا جائز ہے تو آئمہ اربعہ کی تقلید ترک کرنا کیون جائز نہین ہے (راقم الحروف کہتا ہے اس آیت کے متعلق مفصل بحث نصرۃ السنہ نمبر ۱۱ و ۱۲ مین کی گئی ہے اور اسکے متعلق چند سوالات بھی علمائے مقلدین سے کیے گئے ہین۔ اس آیت کے متعلق بحث شاید اس سے زائد آج تک کسی نے کہین دیکھی نہ ہوگی)

(جواب مقدمات دلیل اول کا) (پہلے مقدمہ کا جواب)

پہلا مقدمہ مولویصاحب کی کسی بات کا موئد نہین ہے جبکہ قرآن مین دین کی سب اشیاء موجود ہین بعض مفصل بعض مجمل جنکو آنحضرت صلعم نے کھولکر بیان کردیا تو اب تقلید کی کیا حاجت باقی رہی۔ اجتہاد کی کیا ضرورت ٹھہری اس مقدمہ سے بھی تقلید کا رد نکلا۔

دوسرا مقدمہ۔ ہر مسلمانکو سارے قرآن پر ایمان لانا عمل کرنا واجب ہے مسلم ہے مگر حنفیہ اسکے خلاف کرتے ہین اللہ تعالے نے قرآن مجید مین صاف فرمادیا ہے کہ ایمان زیادہ ہوتا ہے حنفی کہتے ہین ایمان زیادہ ہی نہین ہوتا۔

کہ کل مولویصاحب ہر ہر حکم کو بے دلیل ہی بیان کرتے ہین یہ ایک ایسی بات ہے جسکا معلوم کرنا عقلاء کے نزدیک محالات سے معلوم ہوتا ہے تیسرے یہ کہ اجماع کیواسطے سند واعی کا ہونا ضرور ہے اسکو مولویصاحب نے بیان نہ فرمایا۔ چوتھے یہ کہ اگر اس تبلیغ کا نام تقلید ہے تو لوگ اپنی کو حنفی شافعی کیون کہتے ہین — انہین مولوی صاحبون کی طرف کیون نسبت نہین کرتے۔ پانچوین یہ کہ اس سے بھی تقلید شخصی باطل ہوئی کیونکہ ایک ہی مولوی حکم نہین پہنچاتا بلکہ آپ نے خود فرمایا ہے کہ تمام مولویصاحب حکم پہنچاتے ہین ہین بینوا توجروا +

دلیل پانچوین (اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم)

کا جواب — اولاً یہ کہ اولی الامر کے معنی مولوی عبدالحق صاحب نے بیان فرمائے تھے کہ اختیار والے صاحب حکومت۔ امام ابوحنیفہ و شافعی و مالک وغیرہ یہ اولی الامر کب ہوئے۔ اختیار والے انکو کس نے بنایا۔ نہ کہین کے ثالث نہ جج یہ تو ملا مفتی تھے اہل سیر و تواریخ پر پوشیدہ نہین کہ چارون ائمہ نے اپنے اپنے بادشاہون اولی الامر سے کیا مصائب اوٹھائے ہین جبکہ آئمہ اربعہ اولی الامر مین داخل ہی نہ ٹھہرے تو استدلال اس آیت سے ساقط ہوا ثانیاً یہ کہ اللہ نے منکم کا ارشاد فرمایا ہے (کم) ضمیر جمع مخاطب ہے جسکے معنی یہ ہین اے مخاطبو جو تم مین اولی الامر ہو۔ امام صاحب کو مرے ہوئے آج گیارہ سو برس سے زائد ہوئے وہ ہمارے اولی الامر کیسے ہوئے جن سے ہم سوال کرینگے کیا اللہ تکلیف مالایطاق کی دیتا ہے۔ ثالثاً یہ کہ اولی الامر صیغہ جمع کا ہے جسکے یہ معنے ہوئے کہ اختیار والے لوگونکی اطاعت کرو تو اب تقلید شخصی کہان رہی یہان تو حکم یہ ہوتا ہے کہ بہت سے اختیار والے

یا محدث بلکہ محدثین بدرجہ اولی قسم اول مین داخل ہین کیونکہ اُنھون نے آنحضرت صلعم کے علم پر خود بھی عمل کیا اور دوسرونکو بھی پہنچایا۔ یہ مولوی صاحب کا فرمانا کہ امام بخاری وغیرہ نے غور نفع نہین اوٹھایا محض غلط ہے دیکھو مقدمہ فتح الباری ص ۔ اور ص ۔ اور ص ۔ اور قسطلانی شرح بخاری ص کہ بخاری کس درجہ کے مجتہد تھے ان صفحوں کے حوالہ سے یہ بھی معلوم ہوجاویگا کہ یہ مقلد تھے امام ابو حنیفہ کو ہی فقط قسم اول مین داخل کرنا اسکا مولویصاحب نے کوئی ثبوت نہین پیش کیا۔

دلیل ششم (ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین الخ) کا جواب۔ (اس آیت کو تقلید سے کیا علاقہ اس آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ جو خلاف کریگا رسول کا بعد معلوم کرنے راہ ہدایت کے اور چلیگا مومنون کی راہ چھوڑکر دوسری راہ۔ جسکا حاصل یہ ہوا کہ جو دین اسلام چھوڑکر تمام مسلمانون کی راہ سے الگ ہوجائیگا جیساکہ حدیث التارک لدینه والمفارق للجماعة مین مذکور ہوا اور یہی معنونکا موئد ہے شان نزول آیت کا جیساکہ تمام تفاسیر مین مذکور ہے پس اس آیت کو تقلید سے کچھ علاقہ نہین ہے بعد تسلیم کے ہم کہتے ہین کہ سبیل المومنین سے کیا مراد ہے جسوقت یہ آیت نازل ہوئی اوسوقت کون مومنین تھے ظاہر ہے کہ صحابہ تھے پس تو معنے یہ ہوئے کہ جو آنحضرت صلعم وصحابہ کی طریقے کے خلاف چلے وہ جہنم مین جائیگا مصداق اس آیت کا ٹھہریگا اور اس آیت سے تقلید شخصی بھی باطل ہوگئی کیونکہ زمانہ آنحضرت صلعم وصحابہ و تابعین مین تقلید شخصی نتھی اور اسکو خود حنفیون نے اپنی اصول کی کتب مین لکھدیا ہے دیکھو شرح مسلم الثبوت جسمین صاف لکھا ہے کہ جو شخص ابوبکر صدیق سے مسئلہ پوچھتا تھا

الله نے فرمایا ہے جو دین اسلام سے مرتد ہوا اور اوسی ارتداد پر مر گیا تو
اوسکے اعمال باطل ہوجائینگے - حنفی کہتے ہین کہ نہین نفس ارتداد وسے ہی
عمل باطل ہوجاتے ہین ایسے ہی اور بہت آیات پر حنفیہ کا عمل نہین ہے
تیسرے مقدمہ کے ثبوت مین جو آیت پیش کی ہے اوس سے اجتہاد
وغیرہ کو کوئی علاقہ نہین وہ آیت یہ ہے (اذا جاءهم امر من الامن
او الخوف الخ) اس آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ جب انکے پاس کوئی خبر
ڈر کی یا امن کی آتی ہے تو اوسکو مشہور کر دیتے ہین اگر ایسا نہ کرتے بلکہ
اوس خبر کو پیغمبر کے پاس خواہ اون لوگون کے پاس جو سردار ہین اور بات کو
نکالتے ہین پیش کرتے تو وہ لوگ اوسکو سمجھتے کہ یہ خبر کیسی ہے جیسا ترجمہ
سبیل قرآن جلد ا صفحہ ١٠٢ سے ظاہر ہے اس آیت سے تو اسقدر ثابت ہوتا ہے
کہ کوئی خبر امن کی یا ڈر کی پھیلانا نہ چاہیے حضرت صلعم کے زمانہ مین جو جنگ
ہوا کرتے تھے منافق اونکی نسبت جھوٹھی جھوٹھی خبرین اڑائے کرتے مسلمانونکو
سنکر رنج ہوتا اللہ نے خبرونکی اشاعت سے منع کیا اس سے قیاس اجتہاد
تقلید کو خصوصاً تقلید شخصی کو کیا علاقہ پہلی دلیل مولوی صاحب کو مع اپنے
مقدمات کے کچھ نفع نہین دیتی - یہ تو سراسر ہمارے موافق ہے آنحضرت
صلعم تو خود شارع تھے اونکو قیاس کی کیا حاجت تھی آنحضرت جسکو سمجھاتے
تھے بطور تمثیل کے سمجھاتے تھے آپکو قیاس کی کیا حاجت تھی - اور مولوی یعقوب
نے جو بخاری کی حدیث مجتہدین کی فضیلت مین پیش کی اور کہا ہے کہ قسم
اول سے مجتہدین مراد ہین اسپر کیا دلیل ہے جو آنحضرت صلعم نے ارشاد
فرمایا ہے وہ تو عام ہے جو حضرت کے دین کو سیکھکر اوسپر عمل کرے وہ غیرونکو
اوسکی تعلیم کرے وہ بیشک قسم اول مین داخل ہوسکتا ہے گو وہ امام ہو

چنانچہ فوٹوگراف اوسکا ثالثون کے سامنے پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ جیسے ہمنے
فوٹوگراف بادشاہ کے خط کا پیش کیا ہے ایسے ہی یہ بھی یا تو اصل دستخطی
توبہ نامہ جناب شیخنا کا پیش کرین یا اوسکا فوٹوگراف پیش کرین اگر دونون
باتون سے کوئی نہ کرسکین تو انکا محض اتہام بہتان ہے اور انکے توبہ نامہ و
اشتہار کا جواب مفصل ہم لوگون نے اپنے رسائل مین دیدیا ہے اوسکا جواب
آج تک کسی مولوی سے نہین ہوسکا چونکہ وقت ہم لوگونکا تمام ہوگیا تھا
اسواسطے اسی پر بحث تمام ہوئی بعد اوسکے مولوی عبدالحق صاحب نے
قریب ڈیڑہ گھنٹہ کے اوٹھکر بطور لکچر کے بیان کیا کسی دلیل کا جواب نہین دیا
بلکہ محض ہجو اہلحدیث کی بیان کی ۔ اور آخر اس بات کا اقرار کیا کہ ہم لوگ امام
ابو حنیفہ کو مبلغ احکام سمجھتے ہین نہ حاکم شریعت چونکہ اونکے مسائل بیشتر قرآن
و حدیث کے موافق پائے اسلئے اوسکے مذہب کو اختیار کیا اور جو انسے خطا ہوئی ۔
اوسکو ہم لوگ ترک کردیتے ہین ۔ امام ابو حنیفہ کیا اگر حضرت ابوبکر صدیق رض بھی
خلاف آنحضرت صلعم کا کرین یا انسے خلاف ثابت ہو تو بھی ہم اونکے قول کو بھی ترک کردینگے
۔ ثالثون نے کہا کہ پھر آپ کے قول مین اور اہلحدیث کے قول مین کیا اختلاف ہے
اہلحدیث بھی تو یہی کہتے ہین کہ جو قول امام ابو حنیفہ کا موافق قرآن و حدیث
کے ہے اوسکو ہم بھی مانتے ہین اور جو مخالف ہے اوسکو ترک کردیتے ہین اسکا
کچھ جواب مولوی عبدالحق نے نہ دیا ۔ جلسہ برخاست ہوا ۔ ثالثون نے
کہا کہ ہملوگ ایک ہفتہ مین اپنی تجویز سنائینگے ۔ آپ لوگ تشریف لیجائین ۔
بعض صاحب تو اسی روز وہان سے روانہ ہوگئے بدھ کے یوم جلسہ تمام ہوا
مین جمعرات کے یوم وہان سے روانہ ہوا چونکہ کلکتہ وہانسے بہت قریب تھا اور مینے
کلکتہ کبھی دیکھا نہ تھا نیز مولوی رحیم بخش صاحب بھی بہت تاکید کر گئے تھے کہ لوٹتے

وہی معاذ بن جبل وابوہریرہ سے بھی دریافت کرتا تھا تو اب جو شخص تقلید شخصی اختیار کریگا وہ صحابہ کے جو اول درجہ کے مومنین تھے مخالف ٹھہریگا اور اس آیت کے وعید مین شامل ہوگا (راقم الحروف کہتا ہے اس آیت کی مفصل بحث ہمنے نصرۃ السنہ نمبر ۱۲ مین لکھی ہے) یہانتک تو جواب مولوی عبدالحق صاحب کے ادلہ کا تمام ہوا — اب جو مولویصاحب نے محدثین کو مقلد بنایا ہے محض غلط ہے جسنے بخاری کو پڑھا پڑھایا ہے و دیگر کتب حدیث کو دیکھا ہے اوسپر یہ امر مخفی نہین ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۵۸ مین فرمایا ہے کہ بخاری ونسائی وغیرہ محدثین کا طریقہ چونکہ شافعی کے موافق ہے اسلیے لوگون نے اونکو شافعی کہدیا ہے یہ تو مقلدین کا کام ہی ہے کہ جسکو چاہتے ہین مقلد بنا دیتے ہین وصیت نامہ شاہ ولی اللہ صاحب کی آخری کتاب ہے اوسمین خود وصیت فرمائی ہے کہ آدمی کو ضرور ہے کہ اتباع قرآن وحدیث کا لازم پکڑے جزئیات فقہیہ کو قرآن وحدیث پر پیش کرے جو موافق ہو اوسکو عمل مین لائے مخالف کو چھوڑ دے وہ اسباب پر اہے کہنے والیکی داڑھی پر دے مارے بھلا ایسا آدمی کیسے مقلد ہو سکتا ہے ایسے ہی شاہ عبدالعزیز صاحب نے تقلید کا رد تفسیر فتح العزیز مین بیان کیا ہے اور جو کچھ مولوی عبدالحق صاحب نے ہمارے شیخ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی دام اللہ بقاہ کا حال بیان کیا ہے محض غلط ہے بادشاہ مکہ معظمہ نے جناب میانصاحب کی بڑی خاطر کی اور آپکو پروانہ راہداری کا دیا اسمین یہ بھی لکھا ہے کہ جناب مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب بری ہین مخالفون نے جھوٹھے الزام انپر قائم کیے یہ لوگ اگر مدینہ مین بھی تہمت دین تو انکی بات کا اعتبار نہ کیا جاوے - یہ خط پادشاہ کا مہری ہے

ذلک علی اللہ بعزیز فقط ۲۳ جمادی الثانی (۰۴) ۱۳۰۵ ہجری۔

ہوئے کلکتہ آنا اسلیئے قصد ہوا کہ کلکتہ کا سیر بھی کرتے چلو مرشد آباد سے روانہ ہوکر ۲ یوم کے کلکتہ پہونچے

ذکر کلکتہ - کلکتہ مین حاجی قاسم صاحب سورتی کے یہان قیام کیا ماشاء اللہ حاجی صاحب بڑے خوبی کے آدمی ہین باوجودیکہ میری اونسے کبھی ملاقات نتھی مگر مجھسے بڑی خاطر سے پیش آئے شہر کلکتہ مین دو آدمی ایک تو حاجی صاحب موصوف - دوسرے حاجی صفر علی یہ دونون صاحب بڑے اخلاق و خوبی کے آدمی ہین جو اخلاق محمدیت کے ہونے چاہئین وہ انمین پائے جاتے ہین بعد چار یوم کے مولوی رحیم بخش صاحب مجکو مٹیابرج لیگئے جبتک ہم کلکتہ مین رہے مولوی رحیم بخش صاحب اپنا ہرج کرکے اکثر میرے پاس آیا کرتے بارے آپکی وجہ سے کلکتہ مین بہت آرام ملا مٹیابرج مین قریب چھ یوم کے رہے برابر چرچا وعظ کا رہا - منشی قربان دہولی پاڑہ کی جماعت کے سردار و حاجی عبد الجبار و ملا ابراہیم و حاجی عبد الخالق و غلام الرحمن وسلم اس جماعت کے سرگروہ مین سے ہین یہ سب صاحب بہت خوش اخلاق نہایت دیندار ہین - مین نے جماعت منشی قربان کو بہت عمدہ پایا دین کی باتون مین بہت چست نماز کی جماعت کے پابند اللہ تعالی اونکو راہ راست پر مستقیم رکھے - منشی قربان کی مسجد مین مولوی عبد الوہاب نے ہماری بہت خدمت کی اللہ تعالی اونکو جزا خیر دے بہت خوش خلق آدمی ہین میری طبیعت بباعث زائد انقضاء ایام کے بہت گھبرائی ہوئی تھی مگر مٹیابرج کے اہلحدیث کا ایسا خلق کہ مجکو ۶ یوم رہنے پر مجبور کر منشی قربان و غلام الرحمن و ملا ابراہیم وغیرہم نے یہ کہا کہ اکثر حنفی مباحثہ کیواسطے کہا کرتے ہین اب آپ آگئے ہین ہم بھی اونکو کہلا دین کہ اگر مباحثہ کرنا ہو تو ہفتہ کے یوم اپنے جس مولوی کو چاہین لے آئین چنانچہ اس خبر کو حنفیون کے درمیان خوب شایع کر دیا - آخر یوم یکشنبہ کو قریب دو گھنٹے کے مین نے وعظ کہا مخالف بہت جمع تھے سب سے کہا گیا جسکو شک ہو سامنے آوے کسی کی ہمت نہ پڑی آخر یوم دو شنبہ